روزہ

سے متعلق کچھ اہم ضروری مسائل

ترتیب: محمد ارشد سکراوی

ناشر:
البر فاؤنڈیشن
۱، ونجارا امینسن، گن پاؤڈر روڈ، مجگاؤں، ڈاکیاڈ روڈ، ممبئی ۱۰۔
موبائل: Cell : 09769403571 / 09987021229
ای میل: albirr.foundation@gmail.com
ویب سائٹ: www.albirr.in

برائے ممبئی عظمیٰ واطراف ۱۴۳۶ھ - ۲۰۱۵ء

افطار کے وقت پڑھیں: **ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللهُ.**

پیاس ختم ہوئی رگیں تر ہوگئیں اور روزے کا ثواب ان شاء اللہ پکا ہوگیا۔ (ابوداؤد)

ایام Days	رمضان RAMZAN	جون JUNE	سحری SAH'R	افطار IFTAR
جمعہ FRI	1	19	4:37	7:17
سنیچر SAT	2	20	4:37	7:17
اتوار SUN	3	21	4:38	7:17
پیر MON	4	22	4:38	7:17
منگل TUE	5	23	4:38	7:18
بدھ WED	6	24	4:38	7:18
جمعرات THU	7	25	4:39	7:18
جمعہ FRI	8	26	4:39	7:19
سنیچر SAT	9	27	4:39	7:19
اتوار SUN	10	28	4:40	7:19
پیر MON	11	29	4:40	7:19
منگل TUE	12	30	4:40	7:19
بدھ WED	13	July 1	4:40	7:19
جمعرات THU	14	2	4:40	7:19
جمعہ FRI	15	3	4:41	7:19
سنیچر SAT	16	4	4:41	7:19
اتوار SUN	17	5	4:42	7:19
پیر MON	18	6	4:42	7:19
منگل TUE	19	7	4:43	7:19
بدھ WED	20	8	4:43	7:19
جمعرات THU	21	9	4:44	7:19
جمعہ FRI	22	10	4:44	7:19
سنیچر SAT	23	11	4:45	7:19
اتوار SUN	24	12	4:45	7:19
پیر MON	25	13	4:46	7:19
منگل TUE	26	14	4:46	7:19
بدھ WED	27	15	4:47	7:18
جمعرات THU	28	16	4:47	7:18
جمعہ FRI	29	17	4:48	7:18
سنیچر SAT	30	18	4:48	7:18

SMILE PRINT, Chembur - 9819889864

روش کا پابند کردیا گیا ہے اس قدر تاکید وترغیب کے باوجود سنتوں کا استخفاف عام ہو چکا ہے،، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ اپنی صحیح میں باب باندھتے ہیں: بابٌ: **ذکر دوام الناس علی الخیر، ماعجلوا الفطر، وفیه کالدلالة علی أنهم اذا اخروا الفِطر وقعوا فی الشر** (۳/۲۷۴)،، اس بات کا بیان کہ لوگ ہمیشہ خیر پر قائم رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے، اور اس میں یہ بھی دلیل ہے کہ جب افطار میں تاخیر کریں گے تو شر وفساد میں واقع ہوجائیں گے،، اور ایک روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا: دین اس وقت تک غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے، کیونکہ یہود ونصاری تاخیر سے افطار کرتے ہیں (صحیح سنن ابوداؤد: ۲۰۶۳، حسن)

مسئلہ: رطب کھجوروں سے افطار کرنا سنت ہے، اگر یہ میسر نہ ہو، تو عام کھجور سے اور اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو پانی سے افطار کرنا سنت ہے: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نماز سے پہلے رطب کھجوروں سے افطار کرتے، اگر یہ نہ ہوتا تو عام کھجوروں سے، اور اگر یہ بھی میسر نہ ہوتا تو چند گھونٹ پانی سے افطار کرتے تھے (صحیح الترغیب والترہیب: ۱۰۶۴)

مسئلہ: ساتھیو! افطار کروانے کی بہت بڑی فضیلت ہے: زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی روزہ دار کو افطار کروایا، اس کے لئے روزہ دار ہی کے برابر ثواب ہے، اور اس روزہ دار کے ثواب سے کوئی کمی بھی نہیں کی جائے گی، (سنن ابن ماجہ: ۱۷۴۶، صحیح ترمذی: ۸۰۷، صحیح)

نوٹ: اس فضیلت کو پانے کے لئے افطار پارٹیوں کے نام پر جھوٹی شان وشوکت دکھانے کی ضرورت نہیں ہے، ہر آدمی خلوص نیت کے ساتھ اپنی استطاعت بھر کسی کو بھی افطار کرواکے یہ اجر وثواب حاصل کرسکتا ہے،

کن کن چیزوں سے روزہ باطل ہو جاتا ہے:

مسئلہ: ۱۔ جان بوجھ کر عمداً کھا پی لینا۔ (البقرہ: ۱۸۷) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے روزہ کی حالت میں بھول کر کچھ کھا لیا تو چاہئے کہ وہ اپنا روزہ پورا کرے، اللہ تعالی نے اسے کھلایا اور

پلایا ہے (بخاری: ۶۶۶۹، ومسلم: ۱۱۵۵)

☆ نوٹ: بیڑی سگریٹ پینے سے بھی باتفاق فقہاء روزہ باطل ہوجاتا ہے:

۲۔ جماع کرنا (بخاری: ۱۹۳۶، مسلم: ۱۱۱)

نوٹ: اگر کوئی شخص روزہ کی حالت میں جماع کرلے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ: ایک غلام آزاد کرے، اس کی طاقت نہیں رکھتا تو دو مہینے کا پے در پے روزہ رکھے، اگر اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا، تو ۶۰ مسکین کو کھانا کھلائے (بخاری: ۱۹۳۶، مسلم: ۱۱۱)

۳۔ عمداً جان بوجھ کر قئی کرنا،، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس آدمی کو از خود قئی آجائے اس حال میں کہ وہ روزے سے ہو تو اس پر قضاء نہیں ہے، اور جو شخص عمداً قئی کرے اسے چاہئے کہ قضاء دے، (صحیح سنن الترمذی: ۵۷۷، الارواء: ۹۲۳) معلوم ہوا از خود قئی آنے سے روزہ ٹوٹے گا اور نہ ہی مکروہ ہوگا، اور نہ اس روزے کی قضاء ہے نہ کفارہ،،

قال ابن المنذر رحمہ اللہ: واجمعوا علی ابطال صوم من استقاء عامداً/ الاجماع: ص ۴۷)،، علماء کا اجماع ہے اس پر کی عمداً قئی کرنے والے کا روزہ باطل ہوجاتا ہے،،

۴۔ حیض ونفاس کا خون آنا، (بخاری: ۱۹۵۱)

مسئلہ: اگر عورت حالتِ صوم میں حیض ونفاس کا خون غروب شمس سے ایک لحظہ بھی پہلے دیکھے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا، جس کی قضاء واجب ہوگی، اسی طرح طلوع فجر سے معمولی مدت پہلے پاک صاف ہوجائے تو روزہ رکھنا واجب ہوگا۔

مسئلہ: جس شخص نے اس گمان اور خیال میں کہ سورج غروب ہو چکا ہے، یا ابھی فجر طلوع نہیں ہوئی ہے، کھایا، پیا اور جماع کرلیا، مگر اس کے بعد اس شخص کا گمان غلط اور معاملہ اس کے خلاف ظاہر ہوا تو ایسے شخص کا روزہ نہ تو باطل ہوگا اور نہ ہی اس پر کوئی کفارہ اور قضاء ہے۔ (**موسوعہ فقهیه المیسره للعوده: ج ۳، ص ۲۷۷، الاحزاب: ۵، صحیح الجامع ۱۷۳۱**)

متفرق مسائل:

مسئلہ: ایک شخص نے رات میں جماع کے بعد جنبی حالت میں صبح کیا، یا کسی

عورت کے حیض ونفاس کا خون رات ہی میں ختم ہوگیا، مگر طلوع فجر کے بعد غسل کیا تو ایسی صورت میں اس کا روزہ درست ہوگا، الا یہ کہ روزہ رکھنے کی نیت طلوع فجر سے پہلے کرلی جائے،، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم ﷺ رمضان میں جنابت کی حالت میں صبح کرتے، پھر غسل فرماتے اور روزہ رکھتے (متفق علیہ)

مسئلہ: بلوغت کی اہم علامتیں: احتلام وغیرہ کے ذریعہ منی کا خارج ہونا،، شرمگاہ کے اطراف بالوں کا اگنا،، پندرہ سال مکمل ہونا،، عورت کے لئے حیض کا آنا وغیرہ

مسئلہ: ماہ رمضان کی راتوں میں اپنی بیوی سے ہمبستری کرنا جائز ودرست ہے (البقرہ: ۱۸۷)

مسئلہ: پچھنا لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے (بخاری: ۱۹۳۸) یہی راجح ہے،

مسئلہ: روزہ کی حالت میں آنکھوں میں سرمہ لگانا، آنکھ، کان میں دوا ڈالنا جس کا اثر حلق سے نیچے نہ جائے، سر پر تیل لگانا، خوشبو وغیرہ استعمال کرنا، کنگھی کرنا گرمی کہ وجہ سے سر پر پانی ڈالنا یہ غسل کرنا جائز اور درست ہے (مجمع الفقہ الاسلامی، ابن باز وعثیمین رحمہم اللہ)

مسئلہ: حالت صوم میں مبالغہ کے ساتھ ناک میں پانی چڑھانا منع ہے/ ترمذی: ۷۸۸)

مسئلہ: سعید بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہی: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص رمضان میں بیمار ہوجائے، پھر بغیر روزہ رکھے فوت ہوجائے، اس کی قضاء نہیں دی جائے گی، بلکہ اس کے روزہ کے بدلے کھانا کھلایا جائے گا، اور اگر اس پر نذر کا روزہ ہو تو اس کے اولیاء اسے قضاء دیں گے۔ (بخاری: ۱۹۵۲، سنن ابی داؤد: ۲۴۰۱، صحیح)

مسئلہ: اپنے شہر میں روزہ کھولنے کے بعد ایک شخص نے جہاز کا سفر شروع کیا، بلندی پر پہونچنے کے بعد دیکھتا ہے کہ سورج غروب نہیں ہوا ہے۔ تو ایسی صورت میں اس شخص کا روزہ صحیح ہوگا۔ (عبدالرزاق عفیفی، ابن باز، ابن عثیمین)

مسئلہ: ایک شخص نے جہاز سے سفر شروع کیا، اس کے اپنے شہر کے وقت کے مطابق -یا- جس جگہ کا سفر کررہا ہے اس شہر کے مطابق افطار کا وقت ہوچکا ہے،

مگر بلندی پر ہونے کی وجہ سے ابھی سورج نظر آرہا ہے، ایسی صورت میں افطار کرنے کے لئے سورج کے غروب ہوجانے کا اعتبار کیا جائے گا۔ (شیخ عفیفی، ابن باز، ابن عثیمین)

سوال: ماہ رمضان کا پورا روزہ رکھنے کے لئے عورت مانع حیض گولیاں کھاسکتی ہے؟ تا کہ بغیر انقطاع کے ماہ رمضان کا روزہ رکھ سکے؟ ج:،، جب یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ منع حیض یا منع حمل کی گولیاں نقصاندہ ہیں تو اس سے اجتناب لازم ہے، چاہے رمضان کا روزہ رکھنا ہو یا غیر رمضان کا۔ (**ھذا افتت اللجنه الدائمه**)

مسئلہ: منجن، پیسٹ یا دانت کی کوئی دواء اسطرح دانتوں پر استعمال کیا جائے کہ اس کا اثر حلق سے نیچے نہ پہونچے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، (مجمع الفقہ الاسلامی، ابن باز وعثیمین رحمہم اللہ)

مسئلہ: ضرورت کے وقت ذائقہ، نمک وغیرہ چکھ لینے سے روزہ نہ تو مکروہ ہوتا ہے اور نہ ٹوٹتا ہے، جب کہ اسے نگلا نہ جائے، البتہ احتیاطاً چکھنے کے بعد تھوک دے اور کلی کرلے، (**ھذا مذهب جمهور اهل العلم**)

مسئلہ: شرمگاہ مین نلکی، آلات وغیرہ علاج کے لئے داخل کرنا، دانتوں میں سوراخ کرنا، داڑھ اکھاڑنا غرارہ کرنا، منہ کے اندر پچکاری کے ذریعہ علاج کرانا، دواء کا انجکشن لینا الا یہ کہ وہ گلوکوز، اور کھانے پینے کا بدل نہ ہوں، آکسیجن لینا، زخموں پر ٹیوب وغیرہ لگانا، ان ساری چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا اس شرط کے ساتھ کی حلق سے نیچے نہ اترے،
(انٹرنیشنل فقہ اکیڈمی جدہ کے شرعی فیصلے، ص: ۲۸۸)

☆ یہ چند فتاوی جات ہیں جنہیں خالص کتاب وسنت کی روشنی میں مستند علماء کرام کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے، اللہ تعالی اخلاص عمل کے ساتھ ہم سب کے لئے مفید تر بنائے،

رؤیت ھلال:

ماہ رمضان کا روزہ رکھنے کے لئے ایک عادل شخص اور عید منانے کے لئے دو عادل گواہوں کی گواہی معتبر مانی جائے گی۔(فتاوی اسلامیه : ج۲ص۲۱۶)

مسئلہ: سیدنا عمار بن یاسرؓ فرماتے ہیں: جس شخص نے شک والے دن روزہ رکھا تو اس نے ابوالقاسم محمد رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی (بخاری قبل حدیث:۱۹۰۶)

مسئلہ: اگر مطلع مختلف ہے تو ہر شہر اور ملک کے لئے اپنی رؤیت کا اعتبار ہوگا: (سنن النسائی: ۲۱۱۶، صحیح)

مسئلہ: اگر کسی جگہ لوگوں نے رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھا اور اٹھائیسویں دن لوگوں نے چاند دیکھا۔یا۔باوثوق ذرائع سے چاند دیکھے جانے کی اطلاع مل گئی، تو ایسی صورت میں لازم آئے گا کہ لوگوں کا ایک روزہ چھوٹ گیا ہے، چاند دیکھنے کے بعد عید منائی جائے گی اور ایک روزے کی قضاء دی جائے گی، کیونکہ مہینہ ۲۹ دن سے کم نہیں ہوتا۔،،(شیخ ابن باز: فتاوی الاسلامیہ: ج۲ص:۱۱۴)

مسئلہ: تنہا چاند دیکھنے یا اطلاع پانے والے کا حکم: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس دن لوگ روزہ رکھیں تم بھی روزہ رکھو، اور جس دن لوگ افطار کریں (یعنی عید منائیں) اس دن تم بھی افطار کرو، اور جس دن لوگ قربانی کریں تم بھی قربانی کرو، (الصحیحه: ۲۲۴)نوٹ: ہمارے بعض بھائی سعودی کی رؤیت کے حساب سے پورے مسلم سماج سے الگ تھلگ تنہا روزہ رکھتے ہیں، جس دن وہاں کے لوگ عید مناتے ہیں ہمارے بھائی روزہ نہیں رکھتے، ایسا عمل اس دلیل کی روشنی میں درست نہیں ہے، یہ اجتماعی عبادات ہیں جس میں محض چاند کی رؤیت یا خبر کافی نہیں بلکہ مسلم سماج اور معاشرہ کے ساتھ عمل کیا جائے گا، اپنے ملک کے مسلمانوں سے علحدہ ہوکر انفرادی صورت اختیار کرنا اور سعودی کی رؤیت پر عمل کرنا درست نہیں ہے،،سیدنا مسروق تابعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا تو انہوں نے (غلام سے) فرمایا: مسروق کو ستّو پلاؤ اور خوب حلوہ کھلاؤ، میں نے کہا: میں تو روزے سے ہوتا مگر مجھے یہ خوف ہوا کہ آج قربانی کا دن نہ ہو،، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: قربانی کا دن تو وہ ہوتا ہے جس دن

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: قربانی کا دن تو وہ ہوتا ہے جس دن مسلمان قربانی کرتے ہیں، اور روزہ افطار کا دن وہ ہے جس دن لوگ افطار کریں، (الصحیحه: ۲۲۴)، اور امام ترمذی رحمہ اللہ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: ,,بعض اہل علم نے اس حدیث کی تشریح کی ہے اور اس کا معنی یہ بیان کیا ہے کہ روزہ رکھنا اور عید منانا جماعت اور لوگوں کی بڑی تعداد کے ساتھ ہے،،علامہ ابوالحسن سندھی رحمہ اللہ ابن ماجہ کے حاشیہ میں ابو ہریرہؓ کی سند سے ترمذی کی روایت ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: حدیثِ مذکور کا ظاہری مفہوم یہ ہے کہ ایسے امور و عبادات میں تنہا ایک شخص کا کوئی دخل نہیں ہوتا، بلکہ امام وقت اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ ہی معاملہ ہوتا ہے، اور اس اکیلا شخص پر امام اور جماعت کی تابعداری واجب ہوتی ہے (حاشیہ سندھی لابن ماجہ،، ,,تفصیل کے لئے دیکھئے: اساس البانی فی تراث الالبانی: ص: ۱۵۴۶)

مسئلہ: مذکورہ حدیث میں دلیل موجود ہے کہ فلکی اور سائنسی اعداد و شمار کو شرعی رؤیت کا درجہ حاصل نہیں ہوسکتا ہے، یا تو چاند دیکھا جائے ورنہ تیس کی تعداد پوری کی جائے، کسی اور حساب و کتاب اور کیلنڈر پر اعتماد کر کے روزہ رکھنا یا افطار کرنا درست نہیں ہوگا، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس پر علماء کا اجماع نقل کیا ہے، (فتاوی اسلامیہ: ج۲ص:۱۰۹)

روزہ کی فرضیت ،فضیلت اور اھمیت:

مسئلہ: ماہ رمضان کا روزہ اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے، جو ہر مسلمان، عاقل، بالغ، مرد و عورت، صحیح و تندرست اور مقیم پر فرض ہے، ماہ رمضان کا روزہ ہجرت کے دوسرے سال فرض ہوا، نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں کل نو/۹ رمضان کے روزے رکھے (زاد المعاد: ۳۰/۲) اس کی فرضیت پر کتاب اللہ، سنت رسول اور اجماع امت سے دلیل قائم ہے۔(البقرہ:۱۸۳، صحیح بخاری:۸، مسلم:۱۶)

مسئلہ: روزہ کی فضیلت و اہمیت کے لئے یہی کافی ہے کہ یہ اللہ اور بندے کے درمیان ایک راز ہے، اور اس کے اجر و ثواب کے بارے میں حدیث قدسی میں اللہ تعالی فرماتا ہے: روزہ میرے لئے ہے میں ہی اپنے بندے کو اس کا بدلہ دوں گا

،،(صحیح بخاری: ۷۴۹۲، صحیح مسلم:۲۷۶۴) ,,نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ,,جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے، تو ایک فرشتہ ندا لگاتا ہے، اے خیر کے چاہنے والو آگے بڑھو، اور اے گناہ و معصیت میں ڈوبے رہنے والو رک جاؤ، اور جہنم سے بہت سے لوگ آزاد کئے جاتے ہیں (صحیح ابن ماجہ:۱۳۳۱)

مسئلہ: روزہ اور قرآن قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں سفارشی ہوں گے (صحیح الترغیب والترهیب : ۴۸۳/۱)قال الالبانی : ,,اعمال کا مجسم ہونا صحیح احادیث سے ثابت ہے، مثلا: کنز اور خزانے کا گنجا سانپ ہونا، اس لئے ظاہر حدیث کے معنی کو تمثیل اور مجاز پر محمول کرنا درست نہیں ہے، اس طرح کے نصوص میں تاویل کرنا سلف کا طریقہ نہیں رہا ہے یہ طریقہ معتزلہ اور گمراہ فرقوں کا ہے (موسوعه الفقهيه)

,,روزہ اصلاح نفس کا بہترین ذریعہ ہے، نفس کی بے اعتدالیوں پر قدغن لگا کر شہوتوں کے زور کو توڑ دیتا، اور بھوک و پیاس کی تپش سے بہیمی قوت جل کر خاکستر ہوجاتی ہے، اور ملکوتی صفات کو قوت ملتی ہے،،

مسئلہ: بغیر کسی عذر شرعی کے روزہ نہ رکھنے والوں کی اخروی سزا کے بارے میں نبی کریم ﷺ کو دکھایا گیا: کہ ان کے جبڑے پھاڑ کر الٹے لٹکا دیئے گئے ہیں جس سے خون ٹپک رہا ہوگا (صحیح الترغیب والترهیب : ۹۹۱)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص روزہ چھوڑنے کے حرمت کا علم رکھتے ہوئے چھوڑے اور اسے جائز سمجھے تو وہ واجب القتل ہے، اور اگر وہ فاسق ہو تب بھی اسے روزہ چھوڑنے کی سزا دی جائے۔،،(مجموع الفتاوی : ۲۶۵/۲۵)

نیت کے احکام ومسائل :

مسئلہ: نیت ہر عبادت کے لئے بنیادی رکن ہے، فرض روزہ مثلا: (ماہ رمضان، نذر، کفارہ، قضا، وغیرہ) میں نیت کرنا فرض ہے، اس کے بغیر روزہ درست نہیں :ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ,,جس نے فجر سے پہلے روزے کی نیت نہیں کی اس کا روزہ درست نہیں (

صحیح سنن ابی داؤد : ۲۱۴۳)

مسئلہ: نیت دل کے ارادے کا نام ہے، ,,نَوَيْتُ أن أصُومَ غَدًا لِلَّهِ تَعَالَى مِنْ فَرَضِ رَمَضَانَ،، جیسے مروجہ الفاظ کسی صحیح حدیث اور آثار سلف سے ثابت نہیں ہے جیسا کہ معاشرے میں عام ہے، لہذا لفظی نیت کرنا بدعت ہے جس سے روزہ رکھنے والے کو اجتناب کرنا چاہیے،

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ,,تمام ائمہ اسلام کا اتفاق ہے اس بات پر کہ ساری عبادتوں میں نیت کی جگہ دل ہے زبان نہیں (الفتاوی الکبری: ۲۱۷/۲۲) اور دوسری جگہ فرمایا: ,,زبان سے نیت کرنا عقل اور دین میں نقص اور فتور کے سبب ہے، دین میں نقص اسلئے کہ یہ صریح بدعت ہے، اور عقل کی کوتاہی و بیوقوفی اس لئے کہ اگر کوئی شخص کھانا کھانا چاہے اور کہے: میں اس برتن میں اپنے ہاتھ کو رکھنے کی نیت کرتا ہوں، کہ میں اس سے لقمہ اٹھاؤں گا، اسے اپنے منہ میں رکھوں گا، اسے چباؤں گا، پھر میں اسے نگلوں گا تا کہ آسودہ ہوجاؤں، تو ایسا شخص احمق اور جاہل کہلائے گا (الفتاوی الکبری: ۲۱۴/۱)

مسئلہ: اگر کسی شخص کو طلوع فجر کے بعد رمضان کے آمد کی خبر ملی، تو ایسا شخص دن کے باقی حصے میں مفطرات (روزہ توڑ دینے والی چیزوں) سے اجتناب کرے، جمہور کے نزدیک اس دن کے روزہ کی قضاء کرنا بھی ضروری ہے، نیز اطمنان قلب کے لئے یہی محتاط صورت ہے،(الشرح الممتع : ۳۴۳/۶)

مسئلہ: پورے ماہ رمضان کے لئے آغاز ہی میں ایک بار نیت کر لینا کافی ہے، ہر دن کے لئے جدید نیت واجب نہیں ہے، الا یہ کہ کسی وجہ سے روزے کا سلسلہ منقطع ہوجائے، تو پھر اسے دوبارہ نیت کر لینی چاہیے (فتاوی ارکان اسلام: مترجم اردو: للشیخ ابن عثیمین، ص:۳۸۰) یہی موقف درست معلوم ہوتا ہے البتہ شیخ البانیؒ ،شیخ بھوپالیؒ اور علماء کی ایک جماعت نے ہر دن روزہ رکھنے کے لئے نیت کی تجدید کو واجب قرار دیا ہے،

سحر وافطار کے آداب:

مسئلہ: سحری کھانا مستحب اور مسنون عمل ہے، واجب نہیں۔امام بخاری رحمہ

اللہ باب باندھتے ہیں: بیان سحری کی برکت کا جو واجب نہیں ہے،،امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سحری کے مستحب ہونے پر علماء کا اجماع ہے، البتہ سحری کرنا واجب نہیں ہے،،(شرح النووی: ج۴ص:۲۰۷، رقم الحدیث:۱۸۳۵)

جس کی بڑی فضیلت و اہمیت بیان کی گئی ہے :عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں ،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک !اللہ اور اس کے فرشتے سحری کرنے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں (صحیح الترغیب والترهیب : ۱۰۵۳) دوسری حدیث: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ,,سحری کیا کرو کیونکہ سحری میں برکت رکھی گئی ہے (بخاری : ۱۹۲۳) ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں یہی فرق ہے کہ وہ سحری نہیں کرتے اور ہم سحری کھاتے ہیں،، (صحیح مسلم:۱۰۹۶)

مسئلہ: اگر کوئی شخص سحری میں چند گھونٹ پانی اور دودھ پی لے، یا کھجور وغیرہ کوئی معمولی چیز بھی کھالے تب بھی سحری کا ثبوت ہوجائے گا اور ایسا شخص سحری کی فضیلت پالے گا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سحری کرو اگر چہ پانی کے ایک گھونٹ ہی سے کیوں نہ ہو، (صحیح الترغیب والترهیب: ۱۰۵۸) البتہ صحیح حدیث میں کھجور کے ذریعہ سحری کرنے کی فضیلت وارد ہے: ,,سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی بہترین سحری کھجور ہے۔،،(صحیح سنن ابی داؤد: ۲۰۵۵)

مسئلہ: اگر سحری کرتے وقت اذان ہونے لگ جائے، اور ابھی برتن میں کچھ کھانا باقی ہو، تو اپنی ضرورت پوری کر لینی چاہیے: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص (دوران سحری) اذان سنے اور کھانے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو، تو اس وقت تک نہ رکھے جب تک کہ اس سے اپنی حاجت پوری نہ کر لے (صحیح سنن ابی داؤد: ۲۰۶۰) شیخ البانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ,,یہ حدیث اس مسئلے پر دلیل ہے کہ اگر کسی شخص پر فجر طلوع ہونے لگے اور کھانے یا پینے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ اپنی ضرورت اس برتن سے پوری کر لے (تمام المنة : ص:۴۱۷)

نوٹ: حدیث مذکور میں یہ بھی دلیل ہے کہ: اذان سے دس منٹ پہلے ہی ختم سحری کا اعلان کر کے احتیاط کے نام پر لوگوں کو منع کرنا درست نہیں ہے، اس شرعی رخصت میں بہت بڑی حکمت موجود ہے، نص کی موجودگی میں محض عقل اور قیاس سے احتیاط ثابت کرنا جس سے لوگ حرج اور مشقت میں پڑ جائیں درست نہیں ہوسکتا،،

مسئلہ: سحری میں تاخیر مستحب ہے: سیدنا انسؓ بیان کرتے ہیں، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کیا، پھر ہم نماز کے لئے نکلے، میں نے پوچھا: سحری اور اذان کے درمیان کتنا وقفہ تھا، فرمایا: جتنی دیر میں پچاس آیتیں تلاوت کی جاسکتی ہیں (بخاری:۱۹۲۱، مسلم:۱۰۹۷)

فائدہ: صاحب فتح الباریؒ نے علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے: کہ افطار میں جلدی کرنے اور سحری میں تاخیر کرنے کی روایات متواتر اور صحیح ہیں، امام عبدالرزاق صاحب مصنَّف نے صحیح سند سے نقل کیا ہے، عمرو بن میمون الاودیؒ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے صحابہ افطار میں سب سے زیادہ جلدی کرنے والے اور سحری میں سب سے زیادہ تاخیر کرنے والے تھے (فتح الباری:۱۹۹/۴)

مسئلہ: سہل بن سعد الساعدیؓ سے مروی ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگ اس وقت تک خیر پر قائم رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے (صحیح بخاری : ۱۹۵۷، مسلم: ۱۰۹۸) ,,عہد خیر القرون میں جب منٹ اور سکنڈ معلوم کرنے کیلئے آج کی طرح جدید آلات نہیں تھے، تب بھی نبی کریم ﷺ افطار میں جلدی کرنے کے لئے اس قدر اہتمام کرتے: سیدنا سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں: جب نبی ﷺ روزہ سے ہوتے تو ایک آدمی کو حکم دیتے کہ کسی اونچی جگہ کھڑے ہوکر غروبِ شمس کی خبر دے پھر آپ ﷺ افطار کرتے (السلسله الصحيحه :۲۰۸۱)

☆نوٹ: حدیثِ مذکور دلیل ہے اس بات پر کہ بغیر کسی عذرِ شرعی کے محض احتیاط کے نام پر پانچ منٹ تاخیر سے افطار کرنا صریح سنت رسول ﷺ کے خلاف، اور بہت بڑے اجر و ثواب سے محرومی کا ذریعہ ہے، مگر افسوس کہ اس قدر سہولیات اور جدید وسائل کے باوجود لوگوں کو اسی بندھے ٹکے معاشرتی رسم و رواج اور تقلیدی